کتاب نما

Pondering Over the Quran [تدبّر قرآن] : امین احسن اصلاحی، مترجم: محمد سلیم کیانی ۔ ناشر: الکتاب پبلی کیشنز، ۶۸ ۔ٹالپوٹ کریسنٹ ہینڈن، لندن NW4 4HP۔ صفحات: ۸۳۔ قیمت درج نہیں۔

تدبر قرآن، قرآن حکیم کی اُردو تفاسیر میں ایک ممتاز مقام رکھتی ہے۔ یہ مولانا امین احسن اصلاحی کا حاصل حیات ہے۔ اس کی پہلی جلد ۱۹۶۷ء میں شائع ہوئی۔ مکمل تفسیر ۸ جلدوں میں ہے۔ اس تفسیر کی سب سے بڑی خوبی نظمِ قرآن کی وضاحت ہے۔ زیرنظر کتاب، تدبر قرآن کے دیباچے، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ کے انگریزی ترجمے پر مشتمل ہے۔ آخر میں مترجم محمد سلیم کیانی (م: نومبر ۲۰۱۶ء) نے مولانا حمیدالدین فراہی اور امین احسن اصلاحی کا تعارف اور ان کی تصانیف کی فہرست دی ہے۔ اسی طرح مترجم نے کتاب کے تعارف میں نظم قرآن کے سلسلے میں مولانا فراہی اور مولانا اصلاحی سے ماقبل مفسرین کی کوششوں کا ذکر بھی کیا ہے۔

ترجمہ بہت عمدہ اور عام فہم ہے۔ انگریزی قارئین کے لیے فہم قرآن کے سلسلے میں یہ تمہیدی حصّہ اپنے اندر افادیت رکھتا ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

معیارِ حق کون ہے؟ ترتیب: مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف [ترتیبِ نو: ڈاکٹر عبدالحی ابڑو، شکیل عثمانی، خلیل الرحمٰن چشتی]۔ ناشر: الاحسان، E-11/4، اسلام آباد۔ فون: ۰۳۰۰-۵۵۶۰۹۰۰۔ صفحات: ۲۶۵۔ قیمت (مجلد): ۳۶۰ روپے۔

حق کی راہ پر چلنے والوں کو، خود حق پر چلنے کی پہچان رکھنے والے بھی کس کس طرح ناحق تنگ کرتے ہیں؟ اس 'کارِخیر' کی ایک جھلک اس کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ویسے تو جماعت اسلامی کو تشکیل کے روز (۲۶؍اگست ۱۹۴۱ء) ہی سے تنقیدی نگاہ سے پرکھا جانے لگا تھا، اور اس کام میں دین دار اور بے دین، دونوں طرح کے حلقوں سے، بعض حضرات

اپنے اپنے ظرف کے مطابق کھینچ تان کر رہے تھے۔ تاہم، ۱۴؍اگست ۱۹۴۷ء میں قیامِ پاکستان کے بعد، ۱۹۵۴ء میں بھارت سے اچانک غلغلہ بلند ہوا کہ: ''جماعت اسلامی کے دستور میں بیان کردہ عقیدے سے متعلق عبارت کی روشنی میں یہ جماعت اہلِ سنت سے خارج اور گمراہ ہے''۔ اس ناگہانی افتاد یا 'کرم فرماؤں' کی مشقِ ناز کا جائزہ لینے کے لیے مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب نے پہل قدمی کی۔ انھوں نے ایک خاص مکتبِ فکر کے مذکورہ فتوؤں اور سوقیانہ مہم کا جائزہ لینے کے لیے عرب وعجم اور ہندو پاکستان سے تحریری سطح پر رابطہ قائم کیا، پھر اسلامی تاریخ اور مآخذ تک رسائی حاصل کی۔ اس کاوش سے جو نتیجہ نکلا اسے اس کتاب میں ڈھال دیا۔

نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزرا کہ یہ کتاب ناپید تھی۔ ڈاکٹر عبدالحی ابڑو، شکیل عثمانی اور خلیل الرحمٰن چشتی نے اس کتاب کی ترتیبِ نو کے دوران متعدد قیمتی اضافے کرتے ہوئے سوانحی وتوضیحی نوٹس سے معنویت کو دوچند کر دیا۔

پرانی بحثوں کو تازہ کرنا اس کتاب کی اشاعتِ نو کا مقصد نہیں ہے بلکہ سفر کی ایک کٹھن گھاٹی کو عبور کرنے کا منظر بیان کرنا مطلوب ہے۔ پھر دستور میں بیان کردہ عقیدے کے تقاضوں کو خاص طور پر دینی تحریکوں میں تازہ کرنے کا پیغام دینا بھی پیشِ نظر ہے۔ یہ قیمتی دستاویز علم، تاریخ اور عمل کو ایک جہت عطا کرتی ہے۔ (سلیم منصور خالد)

مخزنِ حکمت و دانش، ملک احمد سرور۔ ناشر: طٰہٰ پبلی کیشنز، ۱۹- ملک جلال الدین (وقف) بلڈنگ، چوک اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۳۳۳-۴۴۷۰۵۰۹۔ صفحات: ۵۹۲۔ قیمت: ۶۰۰ روپے۔

مصنّف کا شکوہ بجا ہے کہ ایک زمانے میں قرآن و حدیث کے بعد رومی و سعدی کی حکایات کو حکمت و دانش کا خزانہ سمجھ کر انھیں پڑھا اور سنا جاتا تھا، مگر پروپیگنڈے اور 'ترقی' کے اس دور میں جو شخص زیادہ چیختا ہے اور دھڑلّے سے جھوٹ بولتا ہے، وہی حکیم اور دانش ور ہے۔ ہمارے خیال میں اس 'حکمت و دانش' کے نمونے آج کل کے اخباری کالموں میں بھی مل جاتے ہیں۔

زیرنظر کتاب مصنف کا 'حاصلِ مطالعہ' ہے جو ماہ نامہ بیدار میں 'حکمت و دانش' کے عنوان سے شائع ہوتا رہا، اِسے اضافوں کے ساتھ عنوان وار مرتب کیا گیا ہے۔ قرآن وحدیث اور صدیوں کے انسانی تجربات کی روشنی میں زندگی کے نشیب و فراز سے عہدہ برآ ہونے کی تدابیر، بعض ابواب